

## اقامت میں تحویل وجہ کا شرعی حکم

**سوال:** اذان میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر دائیں بائیں چہرہ پھیرنے کا ذکر حدیث شریف میں ہے (آثار السنن، ص ۶۸، باب فی تحویل الوجه یمیناً و شمالاً) مگر اقامت یعنی تکبیر پڑھتے وقت حی علی الصلوٰۃ وغیرہ پر دائیں بائیں چہرہ پھیرنا مسنون ہے یا نہ؟ جبکہ احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۹۳ پر مسنون لکھا ہے فتاویٰ شامی کے حوالہ سے اسی طرح فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۸۹ پر بھی اولیٰ لکھا ہے حقیقت واضح کریں۔

### الجواب بعون الوہاب

صرف اذان میں مشروع و مسنون ہے جو صراحۃً حدیث شریف میں منقول ہے (سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۸۴) بعض علماء کرام نے اقامت میں بھی تحویل وجہ عند الحیعلتین مسنون کہا ہے مگر حضرت علامہ شامی رحمہ اللہ نے فتاویٰ شامی میں تحریر کردہ اپنے اس قول کی خود ہی دوسرے مقام پر وضاحت فرمادی ہے (ملاحظہ ہو: منحة الخالق علی البحر) کہ سب سے عمدہ اور معتدل بات یہ ہے کہ اذان میں دائیں بائیں چہرہ پھیرنا سنت ہے، اقامت یعنی تکبیر میں نہیں ہے۔

وفی البحر: اطلق فی الالتفات ولم یقیده بالاذان و قد منّا عن الغنیۃ انه یحول فی الاقامة ایضاً و فی السراج الوہاج: لا یحول فیہا لانہا لا اعلام الحاضریں بخلاف الاذان فانہ اعلام للغائبین و قیل یحول اذا کان الموضع متسعاً

وفی المنحة علی البحر و فی السراج الوہاج: لا یحول الخ قال فی النہر، الثانی اعدل الاقوال (ص ۴۵۰، ج ۱)

فقط واللہ اعلم

کتبہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

۲۶ اپریل ۲۰۱۰ء

اس فتویٰ پر جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا اور جامعہ دارالعلوم کراچی کی تائید ملاحظہ ہوں۔

..... تائید نمبر: ۱ .....

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

صدر دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

هذا الجواب صحيح

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے اسی کو حق فرمایا ہے: و نصہ هذا قلت و الحق الصريح هو القول الاول۔

(السعاية في كشف ما في شرح الوقاية، ج ۲، ص ۱۸)

شیخ الادب حضرت مولانا اعجاز علی صاحب دیوبندی رحمہ اللہ نے اذان و اقامت کا فرق بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے: و کذا لا تحویل فیہا۔

(محمود الروایہ حاشیہ شرح نقایہ، ج ۱، ص ۶۱)

السراج الوہاج میں لایحویل کی تصریح ہے۔ النہر الفائق میں اس کو اعدل الاقوال فرمایا گیا ہے۔ صاحب الدر المختار علامہ علاء الدین الحسکفی رحمہ اللہ کے نزدیک تحویل کا قول مختار ہے اور شارح منیہ نے بھی اسے سنت متواتر قرار دیا ہے اسی لیے حضرت اقدس حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے اسے امداد الفتاویٰ میں مسنون لکھ دیا ہے لیکن بہشتی گوہر میں اسے صرف اذان کی سنت قرار دیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ امداد الفتاویٰ کے قول سے حضرت تھانوی نے رجوع فرمالیا ہے اور اس مسئلہ میں آپ کی تحقیق بدل گئی امداد الفتاویٰ کا فتویٰ سن ۱۳۰۳ھ کا تحریر کردہ ہے جو حضرت کے ابتدائی دور کا ہے اور بہشتی گوہر کے مسائل پر نظر ثانی سن ۱۳۴۲ھ میں ہوئی اس وقت حضرت کی تحقیق یہی قرار پائی کہ تحویل فقط اذان میں مسنون ہے ادھر علامہ شامی رحمہ اللہ جنہوں نے صاحب در کے قول و کذا فیہا مطلقاً سے شامیہ میں کوئی اختلاف نہیں فرمایا بعد میں منحة الخالق علی البحر میں عدم التفات کو ترجیح دے رہے ہیں اس لیے اقامت میں تحویل وجہ کو سنت قرار دینا صحیح نہیں ہے، ہذا هو الحق و علیہ عمل مشایخنا و آبائنا، واللہ اعلم۔

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

خادم دارالافتاء بالجامعة الحقانیہ ساہیوال سرگودھا

عشرون من شهر جمادی الاولیٰ سن ۱۴۳۱ھ

سید عبدالافتاء  
 مولانا تھانوی ساہیوال

(جاری ہے.....)

## ..... تائید نمبر: ۲ ..... .....

محترم جناب مفتی صاحب، السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام! زید اور بکر میں اس بات میں اختلاف ہے کہ اذان و اقامت میں حسی الصلاة اور حسی الفلاح پر دائیں بائیں چہرہ پھیرنا سنت ہے کہ نہیں؟ زید کا موقف یہ ہے کہ احناف کے نزدیک اذان و اقامت دونوں میں چہرہ پھیرنا مسنون ہے، دلیل میں وہ فتاویٰ شامی اور امداد الفتاویٰ کا حوالہ دیتے ہیں۔ بکر کا موقف یہ ہے کہ اذان میں تو مسنون ہے دائیں بائیں چہرہ پھیرنا، لیکن اقامت میں نہیں، دلیل میں وہ ایک فتویٰ پیش کرتا ہے جس کی فوٹو کاپی ارسال ہے۔ رہا علامہ شامی اور تھانوی صاحب ان دونوں نے بعد میں اپنے قول سے رجوع کیا ہے۔ دیکھئے (ہشتی گوہر اور منحة الخالق علی البحر)

اب نمبر وار ان سوالوں کے جواب دے کر مشکور فرمائیں:

سوال نمبر (۱): احناف کے نزدیک رائج قول کیا ہے؟ کیا اذان و اقامت دونوں میں مسنون ہے یا صرف اذان میں؟

سوال نمبر (۲): علامہ شامی اور حضرت تھانوی کا آخری قول کیا ہے؟ دونوں میں مسنون ہے یا صرف اذان میں؟

سوال نمبر (۳): فتاویٰ شامی اور منحة الخالق علی البحر ان دونوں میں سے آخری کتاب کون سی ہے؟

سوال نمبر (۴): امداد الفتاویٰ اور ہشتی گوہر ان دونوں میں سے آخری کتاب کون سی ہے؟

باحوالہ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

مستفتی: حافظ دلاور خان اور شاہ فہد سکندر ازگیر بانڈہ ضلع کوہاٹ

### الجواب حامداً و مصلياً

(۱)..... یہ مسئلہ حضرات فقہاء کرام کے درمیان مختلف فیہ ہے اور دونوں طرف دلائل بھی ہیں چنانچہ کئی حضرات فرماتے ہیں کہ اذان اور اقامت دونوں میں حسی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں طرف اور حسی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف چہرہ پھیرنا مسنون ہے لیکن بہت سے حضرات نے اس قول کو رائج قرار دیا ہے کہ اذان میں تو چہرہ پھیرنا مسنون ہے مگر اقامت میں مسنون نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ شامی نے منحة الخالق میں اسی رائے کو سب سے زیادہ معتدل اور رائج رائے قرار دیا ہے۔

حضرت شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعجاز علی صاحب بھی ”محمود الروایۃ“ میں لکھتے ہیں کہ اذان و اقامت میں کچھ فرق ہیں ایک یہ ہے کہ رائج قول کے مطابق اقامت میں چہرہ پھیرنا مسنون نہیں ہے۔ اور حضرت علامہ عبدالحی صاحب لکھنؤی نے بھی ”سعایہ“ میں اسی قول کو حق کہا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ”اقامت میں تحویل وجہ جعلتین کے وقت سنت موکدہ نہیں اس لیے یہاں اس کا اہتمام نہیں (فتاویٰ محمودیہ ۵/۳۶۵)

لہذا بہت سے حضرات فرماتے ہیں کہ صحیح قول یہی ہے کہ اقامت میں چہرہ پھیرنا مسنون نہیں ہے البتہ اذان میں بالاتفاق مسنون ہے۔

(آداب اذان و اقامت صفحہ ۵۳ مولانا مفتی محمد امین پالپوری)

و فی منحة الخالق حاشیۃ البحر الرائق (۱/۴۵۰)

”قوله فی السراج الوہاج! لا یحوّل الخ قال فی النہر، الثانی اعدل الاقوال“

و فی محمود الروایۃ حاشیۃ شرح نقایہ (۱/۶۱)

”ان الاقامة لیست کالاذان فی وجوه، منها، وضع الاصبعین فی الاذنین، ولیست كذلك فی الاقامة علی القول المعتمد و کذا لا تحویل

فیہا۔“

و فی سعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایۃ (۲/۱۸)

”هل يحول وجهه في الاقامة ايضا فيه ثلثة اقوال الاول انه لا يحول لا نه لا علام الحاضرين بخلاف الاذان فانه يكون للغائبين۔ و الثاني انه يحول فيها لو كان المحل متسعاً و الا فلا۔ و الثالث انه يحول فيها مطلقاً..... وهو الذى اختاره الحصكفى قلت هو الصريح هو القول الاول“

(۲)..... علامہ شامی اور حضرت تھانوی کا آخری قول یہ ہے کہ اقامت میں چہرہ پھیرنا مسنون نہیں ہے یہ صرف اذان میں مسنون ہے۔

(۳)..... فتاویٰ شامی اور منحة الخالق علی البحران دونوں میں سے آخری کتاب منحة الخالق ہے چنانچہ حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقده، علامہ شامی کا طرز و انداز بیان کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں۔

”لیکن یہ طریقہ ”رد المحتار“ میں رہا ہے مگر چونکہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے ”البحر الرائق“ کا حاشیہ منحة الخالق اور ”تنقیح الحامدیہ“ بعد میں لکھا ہے اس لیے ان کتابوں میں مسائل زیادہ منفتح انداز میں آئے ہیں“ (بحوالہ البلاغ مفتی اعظم نمبر صفحہ نمبر ۴۲۰، ۴۲۱)

(۴)..... امداد الفتاویٰ کا وہ حصہ جس میں یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے اور بہشتی گوہر میں سے آخری کتاب بہشتی گوہر ہے کیونکہ امداد الفتاویٰ کے مذکورہ مسئلہ کے ساتھ یہ تاریخ درج ہے ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۳ھ

جبکہ بہشتی گوہر کے آخر میں یہ درج ہے کتبہ اشرف علی ۲ جمادی آخری ۱۳۳۲ھ..... واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عرفان احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸ شوال المکرم ۱۴۳۶ھ، ۲۵ جولائی ۲۰۱۵ء



..... تصدیقات.....

(۳) الجواب صحیح

سید حسین عفی عنہ

۱۴۳۶/۱۰/۹ھ

(۲) الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۱۴۳۶/۱۰/۱۰ھ

(۱) الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۸ شوال ۱۴۳۶ھ

